New Era Magazine
رب میں کیا کروں
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
امرحہ شیخ
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب میں کیا کروں

از امرحہ شیخ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

تم خوبصورت ہو!!

یقین نہیں آتا تو میرے دل میں جھانک کر دیکھ لو۔۔

میرے ساتھ چلو۔۔۔بھروسہ کرو۔۔سرسراتی ہوئی آواز اسکے کانوں میں حسین سرگوشیاں کرنے لگیں۔۔سرد کپکپاتے لب دھیرے سے مسکرائے۔۔۔کتنا دلکش تھا وہ وقت وہ لمحہ۔۔یقین و بے یقینی میں سفر کرتے رہنا اور آخر میں یقین کر لینا۔۔۔خود کو توڑ لینا۔۔۔ہاں یقین مٹی کے انسانوں پر کرنا کبھی نہ کبھی توڑ ہی دیتا ہے لہولہان کر دیتا ہے۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔یکدم میٹھی سرگوشیوں میں کسی کے زہر خند قہقہے گونجے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذیت سی اذیت اندر باہر اسکے ٹوٹے بکھرے سرد پڑتے وجود میں بھر کر اسکی روح کو چھلنی کرنے لگے۔رات کے اس پہر جب ہر کوئی اپنی دنیا میں مست تھا وہ وجود جسکا ہونا نا ہونا بے معنی تھا یا شاید دنیا کے انسانوں کے لئے مذاق یا غلاظت جسے کچھ بھیڑیے اپنی حوس کا نشانہ بناتے وقت انکی غلاظت سے بھی تب کراہیت محسوس نہیں کرتے۔۔۔

کیسی منافقت ہے یا رب۔۔۔۔

کیچڑ سمجھنے والے تنہائی میں اسی میں گرنا چاہتے ہیں۔۔

(امرحہ)

سرد موسم میں سڑک پر پڑے اپنی زندگی کو دھیرے دھیرے ختم ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ارد گرد خون ہی خون تھا جیسے وہ بھی اسکے جسم سے چھٹکارا پانا چاہتا ہو۔۔

درد؟۔۔بہت ہی کھوکھلا لفظ تھا اسکے لئے یہ درد تو اسکے ساتھ پروان چڑھا تھا۔

گاڑیوں کے بند کھولتے دروازوں کے ساتھ بھاگتے دوڑتے قدم سناٹے کو چیرتے اسکے مردہ پڑتے وجود کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔سوجے ہوئے پپوٹوں کو بمشکل کھولنے میں آنکھوں میں بھرے پانی کی وجہ سے سب دھوندلا دکھائی دینے لگا۔ درد کی انتہا برداشت سے باہر ہوتی جارہی تھی۔۔

اپنی آنکھوں کو دوبارہ دھیرے دھیرے بند کرتے سامنے کھڑے ان شریف اور پاک لوگوں کو اب اسکی نظریں دیکھنے کا گناہ نہیں کر سکتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔۔

تھک گئی اے زندگی، اب سفر تمام کر

(امرحہ)

لگتا ہے کوئی گاڑی کچل کر نکل گئی ہے۔۔۔مردانہ آواز اسکے کانوں میں پڑی۔۔

ہاں بہت زیادہ خون بہہ گیا ہے افففف ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی جانور ذبح ہوا ہو۔۔۔دوسری مردانہ آواز نے افسوس کا اظہار کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایمبولینس کو کال کرو۔۔۔۔پہلے والے شخص نے پھر کہا۔۔

یہ آخری الفظ تھے جو اس نے سنے۔۔۔۔

آہستہ آہستہ ہر طرف اندھیرا چھانے لگا۔۔۔۔اسکی اپنی زندگی کی طرح۔۔۔

انیس سال کی وہ خوبصورت نرم و نازک سی لڑکی گھر کے دروازہ کی گھنٹی کے ساتھ ہی اپنے کمرے کی جانب بھاگی اور اندر جا کر دروازہ بند کر دیا۔۔

یہ بچپن سے ہی اسکی ماں کا حکم تھا جب بھی بابا آئیں انکے سامنے نہیں آنا۔۔

ہاں چھوٹی تھی تو ناسمجھ تھی باپ کے قریب جانے کی تڑپ اور دوسرے بہن بھائیوں کی طرح لاڈ اٹھوانے کی خواہش جو کبھی پوری نہ ہوسکی اور شاید یہ خواہشیں قبر تک اسکے ساتھ جانے والی تھیں۔۔۔ہاں کچھ خواہشیں کب پوری ہوا کرتی ہیں اور اسکی خواہشیں تو اس پانی کے بلبلے کی طرح تھی جو ہوا میں ہی ختم ہوجاتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افشاں بیٹی اتنی جلدی کیا ہے آرام سے ناشتہ کرو۔۔۔

ابّو میں کالج کے لیے لیٹ ہورہی ہوں۔۔بھرے ہوئے منہ سے بولتی۔۔اللہ حافظ کہہ کر تیز تیز قدم اٹھاتی پورچ عبور کر کے بیرونی گیٹ کی جانب بڑھی گیٹ کھولتے ہی سامنے اپنے کزن کو دیکھ کر رک گئی جو اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔افشاں اسے دیکھتے ہی مسکرائی۔۔۔

کہاں کی تیاری ہے میری جان۔۔۔سفیان نے اسکے قریب جھک کر کہتے اسکے گال کو اپنے ہاتھ سے سہلایا۔۔۔

افشاں یکدم گھبرا کر پیچھے ہوئی۔۔۔دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔

سفیان اسکے تایا کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا ساتھ ہی گھر تھا ان کا۔۔ابھی دونوں ہی زیرِ تعلیم تھے اس لئے کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا۔۔افشاں کو لگتا تھا سفیان اسکے لئے پرفیکٹ ہے۔

افففف سفیان کتنی دفع منع کیا ہے ایسے مت بلایا کرو کسی نے سن لیا پھر۔۔

ہاں تو سننے دو میڈیم تم سے شادی کرنی ہے۔۔سفیان دوبارہ اسکے نزدیک آنے لگا جب اچانک اندر سے چیخنے چلانے کی آوازیں پر دونوں گھبرا کر اندر کی جانب بھاگے لیکن لاؤنج کے دروازے پر آکر ہی رک گئے۔۔

یہ ہمیشہ کا معمول بن گیا تھا یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا جب سے زوباریہ کی پیدائش ہوئی تھی جو اپنے وجود کے ساتھ ہی ذلت باندھ کر لائی تھی۔۔۔یہ سوچ افشاں کی تھی اسی معاشرے کے کچھ بے حس و جاہل لوگوں جیسی سوچ۔

چلو سفیان۔۔افشاں ناک چڑھا کر کہتی سفیان کے ساتھ باہر نکلنے لگی جس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے ایک بار پھر مڑ کر زمین پر گرے روتے بلکتے نازک وجود کو ترحم بھری نظروں سے دیکھا پھر پلٹ کر باہر نکل گیا۔۔

زوباریہ کتنی بار کہا ہے باپ کے سامنے مت آیا کرو میری جان میں تمہیں نہیں کھونا چاہتی۔۔۔بہت مشکلوں سے بچا کر رکھا ہے بیٹی۔۔طاہرہ بیگم اسکے لمبے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرتی روتے ہوئے بولیں جو انکی گود میں سر رکھے لیٹی زمین پر نظریں مرکوز کیے جانے کیا سوچ رہی تھی۔۔ اسکی سوچیں پڑھنا مشکل تھا اپنی اذیت دہ سوچوں کو پڑھنے کی اجازت اس نے کسی کو نہیں دی تھی۔۔

کیا قصور ہے میرا؟کافی دیر بعد زوباریہ کی آواز کمرے میں گونجی۔۔۔

طاہرہ بیگم اسکی بات سن کر زاروقطار رونے لگیں کے انکے پاس ہمیشہ اسکی بات کا ایک ہی جواب تھا کوئی قصور نہیں لیکن اب ان باتوں سے بھی اسے اب تسلی نہیں ہوتی تھی۔۔۔کیسے ہوتی۔۔۔

سو جائیں جاکر امی جان۔۔۔زوباریہ نے آہستگی سے انکی گود سے سر اٹھا کر کہا۔

کیسے سوجاؤں میں۔۔نہیں میں یہیں ہوں تمھارے پاس میں جانتی ہوں میرے جاتے ہی رونا شروع کردو گی۔طاہرہ بیگم نے کندھے پے ہاتھ رکھ کر کہا۔

نہیں رو رہی آپ جائیں سوجائیں صبح کی جاگی ہوئی ہیں۔۔ زوباریہ نے کہتے ہی انکا ہاتھ نرمی سے ہٹایا اور بستر پر کروٹ کے بل لیٹ گئی کتنی ہی دیر طاہرہ بیگم اسکی پشت کو دیکھتی رہیں پھر لمبی سانس لیتیں سر پے پیار کرتیں کمرے سے نکل گئیں۔۔

انکے جاتے ہی زوباریہ اٹھ بیٹھی پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کھڑکی کے پاس آئی جو پچھلی طرف کھولتی تھی سنسان گلی میں جہاں گھپ اندھیرا تھا بالکل اسکی زندگی کی طرح۔۔۔۔

زوباریہ نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا یکدم ہی ڈھیر سارا پانی اسکی آنکھوں میں جما ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ آپ تو سب کرسکتے ہیں نہ پھر سب کے دلوں میں مجھ جیسی کے لیے محبت نا سہی عزت ڈال دیں کہ میں بھی ہر انسان کی طرح جی سکوں میرا دم گھٹتا ہے جب کوئی حقارت سے دیکھتا ہے اللہ۔۔۔ابو سے ڈھیر ساری باتیں اور انکا شفقت بھرا لمس جس سے میں محروم ہوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صرف ایک بار وہ میرے سر پر ہاتھ رکھ دیں۔آپ کر سکتے ہیں نا اللہ۔۔میرے بہن بھائی بھی مجھے یہاں سے جانے کو کہتے رہتے ہیں اللہ میں کیا کروں میں اپنوں کو چھوڑ کر نہیں جا سکتی مجھے خوف آتا ہے جانے دنیا کیسی ہے مجھے بہت خوف آتا ہے اللہ۔۔آسمان کی طرف چہرہ کیے وہ کہتی جارہی تھی آنکھوں سے بے تحاشا آنسوں جاری تھے جانے کتنے ہی گھنٹے اسے یونہی کھڑے ہوگئے۔۔لیکن پھر بھی نہ اسکے آنسوں تھمے نا بڑبڑاہٹ۔۔۔

سکونِ قلب و نظر کہیں تو میسر ہو

(محمد اطہر طاہر)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بات ہے زید۔۔۔طاہرہ بیگم اپنے پچیس سالہ بیٹے کو کچن میں داخل ہوتے دیکھ کر پوچھ بیٹھیں جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا طاہرہ بیگم یہ سمجھنے سے قاصر تھیں کے وہ غصّے میں ہے یا گرمی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔

امی بہت ہوگیا اب بس کریں۔۔۔۔آپکی ممتا کے چکّر میں ہمارا مستقبل خراب مت کریں پلیز۔۔۔زید نے غصّے اور کچھ بے بسی سے کہا۔

ہوا کیا ہے بتاؤ تو سہی جب تک بتاؤ گے نہیں مجھے کیسے پتہ چلے گا۔۔۔ طاہرہ بیگم نے کچھ حیران اور جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔

ہونا کیا ہے یہ جو آپکی اولاد ہے نہ اسکی وجہ سے صرف اسکے بیکار وجود کے ہونے سے زمر کے گھر والے مان نہیں رہے اور آپکو مبارک ہو ہمیں اب اس محلے کو بھی چھوڑ کر جانا پڑھ جائے گا کیونکہ سب کو معلوم ہو چکا ہے یہاں ایک خواجہ سراہ رہتا ہے۔۔۔زید غصّے سے کہتا دندناتا ہوا گھر سے چلا گیا۔۔جبکہ طاہرہ بیگم سوچ میں پڑھ گئیں۔۔

سب کو کیسے پتہ چلا ضرور سارا نے ہی بات پھیلائی ہو گی۔۔یکدم طاہرہ بیگم کو اپنی جیٹھانی یاد آئی جو زوباریہ کو بالکل بھی برداشت نہیں کرتی تھیں۔۔۔

طاہرہ بیگم جیسے ہی کمرے میں آئیں حیام صاحب کی بات پر روک کر انہیں دیکھنے لگیں۔۔۔

آج میں پچھتا رہا ہوں تمہاری وجہ سے کاش تمہاری تڑپ دیکھ کر میں نے انیس سال یہ نہ کرتا طاہرہ۔۔۔اب بھی وقت ہے زوباریہ کو بھیج دو خدارا ورنہ میں اپنے آپکو ماردوں گا۔۔۔حیام صاحب کمرے میں ٹہلتے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوئے تیز تیز اپنی بیوی سے کہہ رہے تھے زوباریہ جو اپنے ماں باپ کے سونے کے بعد اپنے باپ کو دیکھنے آتی تھی اندر سے آتی آواز پر ٹھٹک کر روک گئی۔۔

حیام ایسے مت کہیں میں نے اسے جنم دیا ہے ہمارے وجود کا حصہ ہے وہ خدا کے لئے ایسا ظلم مت کریں۔۔

ظلم؟ظلم ہمارے ساتھ ہورہا ہے زوباریہ کی صورت میں جب سے وہ منحوس پیدا ہوئی ہے رشتے داروں اور لوگوں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا رشتے داروں نے بھی ملنا چھوڑ دیا اس منحوس کی وجہ سے یہ تیسرا گھر ہے جو ہم نے بدلہ ہے۔۔تم جانتی نہیں ہو لوگ ہنستے ہیں ہمارے پیٹ پیچھے باتیں کرتے ہیں کہ دیکھو وہ ایک خواجہ سراہ کا باپ جارہا ہے لیکن کوئی یہ نہیں کہتا دیکھو اسکی اولاد خواجہ سراہ ہے لیکن اس نے پھینکا نہیں بلکے اپنے ساتھ رکھا۔۔۔ہاہ نا وہ پڑھ سکتی ہے دن بھر سامان کی طرح پڑی رہتی ہے تم کیا چاہتی ہو اسے سینے سے لگائے رکھوں۔۔تم اگر بھول گئی ہو تو یاد کرلو ہماری دو اولادیں اور ہیں جو اب شادی کے لائق ہوگئی ہیں تم خود بتاؤ زید کی شادی ہوگی اسکی بیوی کیسے ایسے گھر میں رہے گی۔۔حیام صاحب بولتے بولتے ہانپ گئے باہر کھڑی

زوباریہ سن رہ گئی مردہ قدموں سے چلتی کمرے کا دروازہ کھولتی چلتی ہوئی اپنے باپ کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔اچانک اسکے آنے پر دونوں نے حیرت سے زوباریہ کو دیکھا طاہرہ بیگم خوف زدہ سی دونوں کو دیکھنے لگیں۔۔

آپ نے ٹھیک کہا ابو اللہ تعالیٰ کو مجھے پیدا نہیں کرنا چاہیے تھا ظلم ہوگیا سب کے ساتھ لیکن اس میں میرا کیا قصور ہے۔۔۔کہاں ہے میری غلطی۔۔۔کیا گناہ ہے میرا؟بتائیں ابو بتائیں آپ سب تو پڑھے لکھے قابل لوگ ہیں نا ہر چیز جانتے اور سمجھتے ہیں پھر مجھے اسکا جواب دیں کیا قصور ہے میرا؟میں ایسی ہوں اس میں میری کیا غلطی ہے آپ مجھے اپنے آپ سے الگ کرنا چاہتے ہیں تو میری دعا ہے اس گھر سے نکلتے ہی میں اس دنیا سے چلی جاؤں کیونکہ آپکے ساتھ ہوا ظلم کا خمیازہ مجھے اپنی اس آدھی ادھوری ذات سے چکانا پڑے گا۔۔ ہچکیوں کے درمیان کہتی وہ کمرے سے نکل گئی جبکہ حیام صاحب ویسے ہی کھڑے اس جگہ کو دیکھتے رہے جہاں سے وہ گئی تھی۔۔

دوپہر کا وقت تھا گھر میں اس وقت سوائے طاہرہ بیگم اور زوباریہ کے

علاوہ کوئی اور فرد نہیں تھا۔۔۔جب گھر کی بیل بجی۔۔

چونکہ طاہرہ بیگم باتھروم میں تھیں مجبورا زوباریہ کو دروازہ کھولنے جانا پڑا۔۔۔

گیٹ کھولتے ہی سامنے کھڑے سفیان کو دیکھ کر وہ گھبرا گئی جبکہ سفیان اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔زوباریہ نے حیرت سے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا اسکی زندگی میں وہ دوسرا شخص تھا جو اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔

اسلام علیکم کسی ہو؟سفیان شیطانیت سے اسے نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں سفیان بھائی۔۔۔زوباریہ ہچکچا کر بولی۔۔

گھر پر کوئی نہیں ہے کیا۔۔۔سفیان اندر جھانکتے ہوئے پوچھنے لگا۔

نہیں امی ہیں۔۔آپ آجائیں اندر۔۔زوباریہ اسکے دیکھنے سے بے چین ہورہی تھی جب سفیان مسکراتا اندر داخل ہوا اور گیٹ بند کرتا اسی سے ٹیک لگا کر اس نے یکدم اسکا ہاتھ تھام لیا سفیان کے اس طرح کرنے سے زوباریہ ڈر کر ہلکے ہلکے کانپنے لگی کہ کہیں اگر کوئی گھر کا فرد آگیا تو بہت برا ہوجائے گا۔۔

سفیان ب۔۔بھائی یہ کیا کررہے ہیں چھوڑیں میرا ہاتھ ۔۔زوباریہ روہانسی ہوتے ہوئے بولی۔۔

تم خوبصورت ہو زوباریہ اپنی بہن سے بھی زیادہ۔۔۔سفیان اسکے نزدیک ہوتے ہوئے بولا زوباریہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔

سفیان اسکی حیرت بھری نظروں میں جھانکتا جھوٹ بولنے لگا اور اپنی اس ایکٹنگ پر خود کو شاباشی دینے لگا۔۔

کیا بکواس ہے یہ۔۔۔زوباریہ کی آواز غصّے سے بھاری ہوئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصّہ کرنے والی کیا بات ہے یار سچ کہہ رہا ہوں یقین نہیں آتا تو میرے دل میں جھانک کر دیکھ لو۔۔۔سفیان کہتا اسکا ہاتھ انگوٹھے سے سہلانے لگا۔۔۔

مم میں امی کو بلا لونگی۔زوباریہ نے کانپتے ہوئے کہا سفیان کی اتنی قربت اس سے برداشت نہیں ہورہی تھی خود سے اور اس سے وحشت ہونے لگی تھی۔۔

پلیز زوباریہ میں تمہاری اصلیت جانتا ہوں پھر بھی تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو چاچو کو تو تمہاری قدر ہی نہیں ہے تم میرے ساتھ چلو۔۔۔سفیان

نے کہتے اسکے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھا زوباریہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔۔

آ۔۔آپکا دماغ خراب ہوگیا ہے میں آپکے لائق نہیں ہوں چلے جائیں۔۔زوبایہ ضبط کرتے ہوئے بولی۔

بھروسہ کرو مجھ پر میں سچ۔۔۔یکدم اندر سے طاہرہ بیگم کی آواز آنے لگی جو زوباریہ کو آواز دے رہی تھیں سفیان چپ ہوتے گھبرا گیا۔۔۔کہیں ڈرامہ بیچ میں اسکے گلے نہ پڑھ جائے۔۔

میں جارہا ہوں پھر آؤں گا۔سفیان کہتے ہی چلا گیا جبکہ زوباریہ ابھی تک اپنے کندھوں پر اسکا لمس محسوس کررہی تھی۔۔۔

اسلام علیکم حیام بھائی۔۔

وعلیکم السلام خرّم کیسے ہو؟حیام صاحب نے سڑک پے روک کر بغلگیر ہوتے ہوئے اس سے کہا۔

ارے حیام بھائی ہم تو ٹھیک ہیں آپ بتائیں بھیج دیا اسے یا ابھی تک گھر پر ہی رکھا ہے۔۔۔

نہیں اسکی ماں بھیجنے نہیں دیتی اب کون سمجھائے اسے کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے لیکن وہی ممتا۔۔۔

میں تو لوگوں کی باتوں سے تنگ آجاتا ہوں اولاد ضرور ہے تمہاری مگر یہ بھی تو سوچو خواجہ سراہ ہے جتنا بھی قید میں رکھ لو ایک فرد کے کان میں بات پڑی نہیں کہ جنگل میں آگ کی طرح پورے محلے کو پتہ چل جاتا ہے۔۔۔اچھا چلیں پھر ملاقات ہوگی اللہ حافظ۔۔

خرم کہتے ہی آگے بڑھ گیا جبکہ ایک بار پھر غصّے اور بے بسی نے حیام صاحب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔۔

گھر جاتے ہی اسکا انتظام کرتا ہوں۔۔خود سے کہتے وہ چل دیے۔۔۔

امی!!!!امی کہاں ہے وہ ہجڑا۔۔۔شام کا وقت تھا جب غصّے میں آگ بگولہ ہوتی افشاں کالج سے گھر اتے ہی چیختی ہوئی زوباریہ کے کمرے کی جانب بڑھی۔

طاہرہ بیگم غصہ سے کچن سے نکل کر اسکے پیچھے بھاگئیں جب تک وہ پہنچی افشاں نے اسکے بال بے دردی سے اپنی مٹھی میں لے لئے

تھے۔۔۔

طاہرہ بیگم نے دہشت سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا قدم جیسے زمین میں گڑھ گئے۔۔۔افشاں غصّے میں اسے زمین پر پٹخ کر مارے جارہی تھی۔۔

چھوڑ دیں مجھے آپی چھوڑ دیں۔میں نے کیا کیا آپی خدا کے لئے مجھے مت ماریں۔زوباریہ روتے ہوئے چیخ کر اپنا آپ بچانے کی کوشش کررہی تھی۔۔

تو کیوں ہماری زندگی میں آئی کاش تو پیدا ہوتے ہی مر جاتی تو ہمیں یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔۔افشاں کے چیخ چیخ کر کہنے سے طاہرہ بیگم ہوش میں آتیں دونوں کے درمیان میں آگئیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مت کر افشان خدا سے ڈر خدا سے ڈر۔۔آگے تیری بھی شادی ہونی ہے تیری بھی اولادیں ہوں گی اللہ سے ڈر ہٹ جا پیچھے چلی جا یہاں سے ۔۔۔طاہرہ بیگم روتی تڑپتی زوباریہ کو اپنی آغوش میں لیتی روتے ہوئے کہہ رہی تھیں افشاں سنتے ہی کچھ پل کے لیے روک کر اپنی ماں کو تکنے لگی جب دروازہ کھول کر زید اندر داخل ہوا۔۔

کیا ہورہا ہے یہاں ہر روز کوئی نہ کوئی تماشا لگائے رکھا ہوتا ہے گھر ہے

یا چڑیا گھر۔۔۔زید نے اتے ہی غصّے سے کہا۔جب سے اسکی زندگی میں زمر آئی تھی وہ زوباریہ کے وجود کو برداشت نہیں کر پارہا تھا کہ لڑکی کے گھر والے دونوں کی شادی کے لیے مان نہیں رہے تھے۔۔۔انکی شرط تھی کے پہلے اپنے گھر سے خواجہ سراہ کو نکال باہر کرو پھر انکی بچی اس گھر میں رخصت ہو کر آئے گی۔۔

زید کی آواز پر سب نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔افشاں تیزی سے زید کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔

بھائی دیکھیں امی مجھے بد دعائیں دے رہی ہیں وہ بھی اس ہجڑے کی وجہ سے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہ افشاں گڑیا رو مت یہ ہماری ماں تھوڑی ہیں انہیں صرف ایک یہی اپنی اولاد لگتی ہے جو ان پڑھ ہونے کے ساتھ ہماری زندگیوں کو عذاب میں ڈال چکی ہے۔۔میں آپکو کہہ رہا ہوں اسے یہاں سے بھیج دیں کیونکہ مجھے شادی کرنی ہے جو صرف اسکی وجہ سے شاید نہ ہو پائے۔۔زید سخت لہجے میں تیز نظروں سے زوباریہ کو دیکھتا افشاں کے ساتھ باہر نکلنے لگا جب افشاں نے رک کر طاہرہ بیگم کو مخاطب کیا۔۔۔

آپ اپنی اس بیٹی کو سمجھادیں سفیان کے سامنے یا اسے پھانسنے کی کوشش

نہ کرئے ورنہ اگلی بار تائی جان خود آئیں گی۔۔۔افشاں چبا چبا کر کہتی کمرے سے نکل گئی جبکہ زوباریہ ساکت رہ گئی۔۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے جب سفیان کے گھر والے حیام صاحب کے گھر آئے۔۔

طاہرہ بیگم پڑوس میں گئیں ہوئی تھیں جس سے خالدہ(جیٹھانی)اور شیر ہوگئیں سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔جب خالدہ نے اپنی چرب زبان کے جوہر دکھانے شروع کیے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی صاحب معاف کیجئے گا مگر ہم آپس میں بچوں کا رشتہ کرکے اور مضبوط ہونا چاہتے تھے لیکن سفیان نے مجھے کل ہی بتایا کہ زوباریہ بہانے بہانے سے اسکے قریب آنے کی کوشش کرتی ہے توبہ توبہ ایک خواجہ سراہ۔۔۔خالدہ بیگم نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا۔جس پر سفیان اور افشان نے ایک دوسرے کو مسکراتی نظروں سے دیکھا۔۔جبکہ حیام صاحب نے اپنے ہاتھوں کو سختی سے بھینچ لیا۔۔

سفیان تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا ہمیں؟زید اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا غصّے سے بولا۔۔

یار میں کیسے بتاتا خود مجھے عجیب لگ رہا تھا میں ابھی بھی شاید نہیں بتا پاتا اگر کل زوباریہ اکیلے ہونے کا فائدہ نہ اٹھاتی میں تو کسی کام سے آیا تھا لیکن زوباریہ نے۔۔مجھے تو شرم آرہی ہے۔۔مکروہ چہرے کے ساتھ کہتے سفیان نے سر جھکا لیا۔۔۔

زید غصّے سے زوباریہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔اور کچھ ہی لمحوں میں روتی تڑپتی اپنے بالوں کو اسکی گرفت سے آزاد کروانے کے چکّر میں ہلکان ہوگئی۔

خالدہ بیگم نے حقارت سے اسے دیکھا جبکہ سب اپنی جگہ سے کھڑے ہوگئے۔۔زید اسے ڈرائنگ کے بجائے بیرونی گیٹ کی جانب بالوں سے کھینچتے ہوئے گیٹ سے باہر کی طرف دیتا گیٹ کو لاک کردیا۔۔۔

خالدہ بیگم نے اپنے بیٹے کو مسکرا کر دیکھا جس نے ماں کو دیکھا پھر افشاں کے پاس کھڑا ہوا جس نے اسکا ہاتھ تھام کر سرگوشی کی۔۔۔

جو کام چاچو نہیں کرسکتے تم نے دو دن میں کروا دیا زبردست جان۔۔

ہونہہ خس کم جہاں پاک ویسے یہ تمہاری بدولت ممکن ہوا ہے۔۔اسکی وجہ سے ہمارا مستقبل خراب ہورہا تھا۔۔ہاہاہاہا۔۔افشاں نے کہتے ہی زور

سے قہقہہ لگایا۔۔ زوباریہ جو رو رو کر ہلکے ہلکے دروازہ بجارہی تھی کہیں محلے والوں نے دیکھ لیا تو تماشا لگ جائے گا اپنی بہن کے ہنسنے کی آواز پر گیٹ سے ہاتھ ہٹاتی چلنے لگی۔

امی مجھے معاف کر دیجئے گا۔۔زوباریہ چلتے چلتے گلی سے نکل کر اچانک سڑک کے درمیان آگئی جہاں سے تیز رفتار گاڑی کو آتا دیکھ کہتے ساتھ ہی آنکھوں کو بند کر گئی۔۔

سڑک پر تیزی سے ایمبولینس ہسپتال کی جانب گامزن تھی۔۔۔

خون سے بھرا وجود آنکھیں موندے پڑا تھا۔وہ دونوں مرد ایمبولینس کے ساتھ اپنی گاڑی میں اسے فالو کررہے تھے۔۔ہسپتال پہنچتے ہی اسٹریچر پر اسے ایک ایمرجینسی کی طرف لیکر جانے لگے لیکن شاید اسکی زندگی کی مدت ختم ہوچکی تھی۔۔ڈاکٹر نے اسٹریچر پر ہی اسے چیک کیا پھر مایوس ہوکر ان دو لوگوں کی طرف دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

سوری۔۔ڈاکٹر کے کہتے ہی وارڈ بوائز اور نرس پیچھے ہٹ گئے۔۔

ڈاکٹر کہتے ہی آگے بڑھ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ ڈیتھ سرٹیفکیٹ بنوا لیں پھر لاش کو لے جائیں۔۔نرس کے کہنے پر اس شخص نے ایک نظر اسٹریچر پر سرد پڑے وجود کو دیکھا جس کے سلکی لمبے بال اس وقت خون سے پپڑی بن چکے تھے۔۔

زوباریہ تمھارے بال بالکل میری طرح ہیں۔۔۔طاہراہ بیگم نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سر چلیں۔۔۔نرس کی آواز پر اس نے سر ہلایا اور اپنے دوست کو یہیں انتظار کرنے کو کہتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

کیا ہوا حسن پریشان کیوں ہو؟ولید اپنے دوست کو دیکھتے ہوئے بولا جو کچھ پریشان لگ رہا تھا۔۔

اسکی فیملی کا کیسے پتہ چلے گا جانے کون ہے ہم ایسے ہی تھوڑی جنازہ پڑھوا سکتے ہیں۔۔۔دونوں لان میں کھڑے باتیں کررہے تھے جب بیرونی گیٹ سے زید اندر اتے دیکھا۔۔

ارے زید آیا ہے اپنے والد صاحب کے ساتھ۔۔ولید دیکھتے ہی انکی جانب بڑھا۔

اسلام علیکم انکل۔۔۔

وعلیکم اسلام بیٹا وہ کچھ دیر پہلے گھر میں ایمبولینس آتے دیکھی سب ٹھیک ہے؟ حیام صاحب نے فکرمندی سے پوچھا۔

جی انکل اللہ کا شکر ہے دراصل کل کسی لڑکی کا ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا ہسپتال لیکر جا ہی رہے تھے لیکن بیچاری کا راستے میں ہی انتقال ہوگیا فیملی کا بھی کچھ معلوم نہیں ہوسکا اس لیے ہم لے آئے ثواب ملے گا۔۔۔

بلکل بیٹا بہت نیکی کا کام کیا ہے۔حیام صاحب نے مسکرا کر اسکا کندھا تھپتھپایا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تدفین کے لئے گھر سے قبرستان پہنچیں جب جانے کیوں حیام صاحب کو اسکا چہرہ دیکھنے کی بے چینی ہوئی کیونکہ حسن کسی کو بتارہا تھا لڑکی اٹھارہ بیس سال کی تھی۔۔۔

مولوی صاحب سے اجازت لیتے ہی جیسے چہرہ دیکھا وہیں پتھرا کر رہ گئے۔۔ زوباریہ۔۔۔سرگوشی میں اسکا نام لیتے ایک پل کے لیے دل ڈوب کر ابھرا یکدم نظروں کے سامنے کمبل میں لپٹا ننھا سا وجود نظروں

کے سامنے لہرایا۔۔ جانے آنکھوں میں ڈھیر پانی کہاں سے جما ہو گیا زید جو اپنے باپ کی سرگوشی سن چکا تھا ہونٹ بھینچ گیا پھر ساتھ بیٹھتا چپ رہنے کا کہتا اٹھ گیا۔۔۔

آپ مجھے اپنے آپ سے الگ کرنا چاہتے ہیں تو میری دعا ہے اس گھر سے نکلتے ہی میں اس دنیا سے چلی جاؤں کیونکہ آپکے ساتھ ہوا ظلم کا خمیازہ مجھے اپنی اس آدھی ادھوری ذات سے چکانا پڑے گا۔۔۔

حیام صاحب کے کانوں میں کہیں دور سے زوباریہ کے لفظوں نے بازگشت ہونے لگی۔۔۔حیام صاحب نے سختی سے آنکھوں کو میچ لیا۔۔۔

حیام صاحب کہاں ہے میری زوباریہ آپ نے کہا تھا وہ رات کو سو گئی تھی وہ جاگ نہ جائے اسی وجہ سے نہیں گئی تھی میں کیسے بھول گئی آپکا تو اسکے وجود سے کوئی سروکار نہیں ہے۔۔۔ صبح سے اسے نہیں دیکھا میں نے۔۔۔بتائیں کہاں ہے پلیز مجھے میری زوباریہ لادیں میں اسے لے کر چلی جاؤں گی میری زوباریہ لا دیں کہاں چھوڑ کر آ گئے آپ۔۔۔حیام صاحب کے گھر میں داخل ہوتے ہی طاہرہ بیگم بھاگنے کے انداز میں انکے قریب آکر روتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔جو بلکل چپ تھے زید

بھی پیچھے سے آتا وہیں کھڑا ہو کر اپنی ماں کو تڑپتا دیکھنے لگا۔۔یکدم زید کو زوباریہ پے غصّہ انے لگا۔۔۔

بسس!!بہت ہوچکا۔۔۔رونا دھونا لڑنا جھگڑنا۔۔۔زید چیخ کے کہتا اپنی ماں کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔

امی وہ خود کل رات کو گھر سے بھاگ گئی تھی اور کسی حادثے کا شکار ہوگئی تھی میرے دوست اسے ہسپتال لیکر گئے لیکن راستے میں ہی انتقال ہوگیا ابھی میں اور ابو تدفین کرکے آرہے ہیں اگر یقین نہ آئے تو حسن اور ولید کو بلا دونگا۔۔زید بے رحمی سے کہتا اپنی کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ طاہرہ بیگم پتھر کی ہوگئیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چار سال بعد:

کہتے ہیں دنیا مکافاتِ عمل ہے انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔۔انسان دوسرے انسان کو جتنی بھی تکلیف جتنا بھی حقیر سمجھ لے لیکن وہ رب بیٹھا ہے حساب کرنے والا وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے(بیشک)انسان کو ایک دوسرے کے گناہ ثواب گنوانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اللہ ہے جو اپنے بندوں کو جانتا ہے۔۔

زوباریہ جس کی غلطی یہ تھی کہ وہ خواجہ سراہ تھی(معاشرے کے لئے) ماں کی ممتا نے انیس سال اپنی آغوش میں سنبھالے رکھا۔۔لیکن کب تک۔۔۔ماں باپ کے لئے اولاد ایک برابر ہوتی ہے لیکن یہ معاشرہ ہی ہے جو دماغوں میں خناس بھرتی ہے جیسے حیام صاحب کے ساتھ ہوا۔۔ افشان جس نے اپنی خوشیوں کے لیے اپنے ہی کزن(محبوب)کے ساتھ مل کر اسے باہر نکلوا دیا اس بھائی کے ہاتھوں جس کی کچھ مہینوں کی محبت ایسے سر پر سوار ہوئی کہ ہر لحاظ بھلا دیا۔۔۔۔۔

کس کی غلطی ہے؟کون گنہگار ہے؟خواجہ سراہ پیدا ہونا؟اللہ کے ہر کام میں حکمت ہے انسان اپنے لئے جو بہتر سمجھتا ہے کیا واقعی ہوتی ہے؟یا یہ صرف ہمارا گمان ہے؟

زوباریہ کی موت نے طاہرہ بیگم کو دل کی مریضہ بنادیا لیکن ایک سال بعد سفیان کی موت پر افشان کا بیوہ ہوکر گھر آجانا انکو اندر ہی اندر ختم کرنے لگا۔

افشان ماں بننے والی تھی۔۔جب کچھ مہینوں بعد زید کا گھر آتے وقت ایکسیڈنٹ ہوگیا۔۔۔زندگی تو بچ گئی لیکن ایک ٹانگ کی لڑکھڑاہٹ نے سچی محبت ایک جھٹکے میں ختم کردی۔۔

ایک دن صبح خاموشی سے طاہرہ بیگم اس جہاں فانی سے کوچ کر گائیں۔۔۔حیام صاحب اب زیادہ تر وقت مسجد میں گزارنے لگے تھے اپنی بیوی اور اپنی بیٹی (زوباریہ)کے لئے مغفرت کی دعا کے ساتھ گڑگڑا کر معافی مانگتے۔۔

اس دن بھی وہ مسجد سے گھر پہنچے تو گیٹ پر ہی ہارون صاحب کھڑے مل گئے۔

مل ملا کر دونوں بھائی افشان کے کمرے میں داخل ہوئے افشاں زید کی گود میں سر رکھے ہچکیوں سے رو رہی تھی جب خواجہ سراہ بچے کو کاٹ سے اٹھا کر لے جانے لگا۔۔۔حیام صاحب نے آنکھوں کو سختی سے بند کر لیا۔۔۔

مجھے میری ماں کی بد دعا لگ گئی۔۔۔مجھے زوباریہ کی بد دعا لگ گئ ابّو۔۔افشان باپ کو دیکھتی اٹھ کر ان تک آتی روتے ہوئے بولی۔۔۔

ماں کبھی اپنی اولاد کو بد دعا نہیں دیتی اور زوباریہ وہ اپنوں سے بہت محبت کرتی تھی افشان کیا پتہ یہ ہمارے خود کے کیے گناہ ہوں۔۔۔حیام صاحب نے اسکے سر پے ہاتھ رکھ کر دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زید سر جھکا کر رونے لگا۔۔۔

سہی کہہ رہے ہیں ابو یہ میرا خود کا کھودا گڑاھ ہے جس میں آج میں خود گری ہوں اسے گھر سے نکلوانے کے چکر میں سفیان کے ساتھ مل کر جھوٹ کہلوایا۔۔ایسا تو ہونا تھا میرے ساتھ۔۔ہونا تھا میرے ساتھ۔۔افشان کہتے ہوئے قالین پر بیٹھ گئی جبکہ خالدہ بیگم گھبرا کر کھڑی ہوگئیں زید سنتے ہی اور شدّت سے رونے لگا جبکہ حیام صاحب خود کو سنبھالتے مضبوطی سے چلتے خواجہ سراہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور ہاتھ بڑھا کر بچے کو لیکر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگے جب رک کر پلٹے۔۔

یہ ہمارے گھر کا بچہ ہے آپ جائیں یہاں سے۔۔باپ کی بات سنتے ہی دونوں نے سر اٹھا کر حیام صاحب کو دیکھا جو کہہ کر رکے نہیں تھے۔۔۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews